***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

عصر حاضر کے منتخب ملحدین کی تصانیف و افکار کا تحقیقی جائزہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

An Analytical Study of the Writings and Ideas of Selected Contemporary Atheists in the Light of Islamic Teachings

Maryam Bashir
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.
maryambashir108@yahoo.com
Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad
Chairman, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta.
msahibzada8@gmail.com

ABSTRACT
Human history reflects humanity's innate inclination towards belief and submission to a supreme power. Archaeological evidence indicates that various civilizations practiced the worship of idols and multiple deities. However, the revelations of Holy Quran affirm that the universe is created, sustained and governed by only one God, Allah the Almighty. All the prophets approximately 1, 24,000 conveyed the same fundamental message of Tawhid (Oneness of God). In the contemporary era, the rapid integration of modern media and intellectual trends with Muslim societies had led to the weakening of belief in Tawhid. This vacuum is increasingly being filled by atheistic ideologies, which advocate the exclusion of God from human life and promote a materialistic worldview. As a result, atheism is gaining influence through modern scholars, writers and digital influencers.

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر
لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا " الحاد " بھی ساتھ

In this context, it has become an urgent intellectual necessity to critically examine contemporary aesthetic thought in the light of Islamic teaching. This research aims to analyze the ideas of modern atheistic thinkers and to present a reasoned response based on Quranic principles and classical Islamic Scholarship.
Keywords: *Atheism, Atheists, Deism, Middle age, Scientific Atheism.*

تمہید:

عصرحاضرمیں مذہب سے بےزاری کا مشاہدہ ہر شخص کسی نہ کسی طرح سے کر رہا ہے ۔ اخبارات اور سوشل میڈیا ان خبروں سے لبریز ہیں کہ جن میں عام الناس دین سے دوری اختیار کرتے جارہے ہیں۔ اسی کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو افکار دین کے حوالے سے پوری دنیا میں سوالوں کی صورت میں مختلف پلیٹ فارمز پر اٹھائے جاتے ہیں جن کا مقصد عوام الناس میں شعور اجاگر کرنا تو بالکل بھی نہیں ہوتا بلکہ انہیں دین بیزاری کی طرف لے جانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اور یہ افکارموجودہ ملحدین کی کتابوں سے مستعار لیے جاتے ہیں۔

اب بحیثیت مسلم ہماری یہ ذمہداری بنتی ہے کہ ان کتب کا بغور مطالعہ کیا جائے اور قرآن و سنت کی روشنی میں انہی افکار کے جوابات بھی منظرِ عام پر لائے جائیں اور اس امر کو ثابت کیا جائے کہ دین بیزاری معاشرے کو کس سنگینی کی طرف لے جانے کا سبب بنتی ہے اور فساد ہی اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔اسی فساد کی روک تھام کے لیے ملحدین کے ان افکار کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے ۔

أ) **الحاد کا مفہوم:**

أ) **الحاد کا لغوی مفہوم:**

لفظ الحاد کا مفہوم 'ایک طرف مائل ہونا، کج روی اختیار کرنا ، دین سے پھرنا یا گمراہی اختیار کرنے 'کے ہیں ۔ اس بارے میں مختلف لغا ت میں الحاد کے مختلف معانی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- حافظ صلاح الدین یوسف رحمتہ اللہ اپنی تفسیر ' **احسن البیان** ' میں الحاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

" الحاد کے معنی ہیں کسی ایک طرف مائل ہو جانا۔ اسی سے لحد ہے جو اس قبر کو کہا جاتا ہے جو ایک طرف بنائی جاتی ہے ۔ دین میں الحاد اختیار کرنے کا مطلب کج روی اور گمراہی اختیار کرنا ہے ۔"[i]

- الحاد لفظ کا مادہ " ل، ح،د" ہے ۔ لوئیس مالوف اپنی لغت المنجد میں اس کا مندرجہ ذیل معنیٰ بیان کرتے ہیں :

"اَلحَدَ اِلحَادا اَلمَیَّتَ(مردے کو دفن کرنا)، اَلحَدَ لِلمیتِ (بغلی قبر کھودنا)، اَلحَدَ عَنِ الدِین(دین سے پھرنا، دین میں طعن کرنا، جھگڑا کرنا، احکام خداوندی کو کرنا، ظلم کی طرف مائل ہونا اور خدا کی ذات میں شک کرنا ۔)"[ii]

- مولانا عبد الحفیظ بلیالوی ، مصباح اللغات میں لفظ 'لحد' کا لغوی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"الاِلحَاد (کفر ، بے دینی)، المُلحِد (کافر، بے دین)، مَلَاحِدَۃ و مُلحِدُون المَلَاحِدَۃ (کافروں کی ایک جماعت جس کو دہریہ کہتے ہیں)، المَلحَادَۃ (دین میں بہت طعن کرنے والا)۔"[iii]

ب) **الحاد کا اصطلا حی مفہوم:** ان گنت مصنفین نے 'الحاد ' کی اصطلاحی تعریفات بیان کی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے :

أ) پروفیسر محمد سلیم، " اسلام، الحاد اور سائنس" میں الحاد کا تعارف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الحاد کا لفظ لحد سے نکلا ہے جس کے معنی ایسی قبر جس میں درز بنائی جاتی ہے۔ عربی زبان میں بھی اس کا مطلب اپنی جگہ سے ہٹا ہوا ہونا اور انحراف کے ہیں۔ ملحد سے مراد وہ لوگ جو کسی بھی خدا کسی بھی مذہب کو نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک یہ پوری کائنات اور اس میں موجود یہ زندگی محض ایک حادثے کا شاخسانہ ہے انہیں دہریے بھی کہتے ہیں۔"[iv]

پروفیسر محمد سلیم الحاد اور ملحد کے بارے میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسا فرقہ جو نہ ہی خدا کی حقیقت کا اعتراف کرے اور نہ ہی کسی مذہب کا اقرار کرے اور ایسا شخص جو اس فرقےسے تعلق رکھتا ہے اسے ملحد کہتے ہیں ۔ یعنی ملحد کا یہ ماننا ہوتاہے کہ یہ دنیا خود بخود وجود میں آئی ہے اور جیسے ہی تخلیق ہوئی ہے اسی طرح ایک دن اختتام پذیر ہو جائے گی ۔

ب)" ایتھزم ٹو اسلام" کتاب میں " سید مختار الدین " الحاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"Atheist deny Allah's existence because they cannot perceive him through their senses."[v]

کچھ سطور کے بعد سید مختار الدین الحاد کے متعلق ہی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"Atheists claim that whatever exists is caused by Matter. Life and death are but phases of time, in that, after birth, we live for some time and then perish away."[vi]

مندر جہ بالاسطور میں ملحدین کے خدا سے انکا ر کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ جس کے مطابق ملحدین کا یقین مادی اشیاء پر ہوتا ہے کہ جن اشیاء کو وہ اپنے حواس سے محسوس کر سکتے ہیں اور چونکہ خدا کا احاطہ اپنے حواس سے نہیں کیا جاسکتا ۔ اسی لیے وہ خدا کے انکاری ہوتے ہیں۔

ج) "Islam and Atheism Face to Face" میں "Dr. Haitham Tal'at" الحاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "

"Atheism is to reject belief in any unseen powers. An atheist Denies the existence of a Creator, prophethood and resurrection

(After death)." [vii]

د) "Hamza Andreas Tzortzis"اپنی کتاب "The Divine Reality" میں الحاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"The traditional Islamic term for atheism is *ilhaad,* which literally means 'deviation', best translated as 'godlessness'. The term *ilhaad* comes from the Arabic word lahad, which is used to describe a type of Islamic grave where a hole is dug and a side pocket is made for the deceased. In this sense, the *lahad* is a deviation from the main hole that is dug. Linguistically, this implies that atheism is a deviation of what is natural and rational."[viii]

ب) الحاد کی اقسام:

دہریت یا الحاد کے تین فرقے ہیں :

أ) **الحادِ مطلق (Gnosticism):** خدا کا بالکل انکار کرنا اور اور یہ عقیدہ رکھنا کہ فطرت اور اس سے منسلک قانون میں خدا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

ب) **لا ادریت(Agnosticism) :** یہ کہنا کہ خدا کو سمجھنا ہماری سوچ سے بالاتر ہے اور الحاد کو ایک نہ سلجھنے والی گتھی سمجھنا۔

ج) **معطلہ(Deism):** اس گروہ کا یہ ماننا ہے کہ خدا نے کائنات کو تخلیق کیا اور پھر اسے جوں کا توں چھوڑ کا چلا گیا۔

الحاد کی ا ن تمام اقسا م میں ایک چیز یکساں ہے کہ ملحد خدا کا انکار کرنے والا ہوتا ہے چاہے اس کے پیچھے کوئی بھی وجہ کیوں نہ ہو۔ وہ زندگی کے کسی نہ کسی مرحلے میں وہ خدا کا انکا ر ضرور کرتا ہے۔

ج) قرآن کریم کی روشنی میں الحاد کا تعارف:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جا بجا الحاد کا ذکر کیا ہے اور تمام انسانوں کو ملحدین کے انجام سے باخبر کیاہے تاکہ مومنین ان جیسے افعال سے باخبر رہ کر الحاد جیسے فعل کے مرتکب نہ ہوں اور سیدھی راہ سے بھٹک نہ جائیں ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں الحاد اور ملحدین سے متعلق جو آیات نازل کیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. قرآنِ کریم کی سورۃ الاعراف میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو کہ الحاد کا فعل اختیار کرتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

" وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ"

(الاعراف: 180)۔

"اور اللہ ہی کے لیے ہیں نام اچھے اچھے پس پکارو اسے ساتھ ان کے اور چھوڑ دو انہیں جو کج روی کرتے ہیں اس کے ناموں میں عنقریب وہ بدلہ دئیے جائیں گے اس کا جو تھے وہ عمل کرتے۔"

تفسیر ابن کثیر سورۃ الاعراف کی اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اپنی تصنیف " تفسیر ابن کثیر میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"اللہ کے ناموں سے الحاد کرنے والوں کو چھوڑ دو جیسے کہ لفظ اللہ سے کافروں نے اپنے بت کا نام لات رکھا اور عزیز سے مشتق کر کے عزی رکھا۔ یہ بھی معنی ہیں کہ جو اللہ کے ناموں میں شریک کرتے ہیں انہیں چھوڑ دو ' جو انہیں جھٹلاتے ہیں 'ان سے منہ موڑ لو۔ الحاد کے لفظی معنی ہیں درمیانہ'سیدھے راستے سے ہٹ جانا اور گھوم جانا۔ اسی لیے بغلی قبر کو لحد کہتے ہیں کیونکہ سیدھی کھدائی سے ہٹا کر بنائی جاتی ہے۔"[ix]

عماد الدین ابن کثیر نے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں الحاد کرنے والوں کے طریقہ سے باخبر کرتے ہوئے خصوصی اور عمومی طور پر الحاد کا تعارف بیان فرمایا ہے تاکہ محققین الحاد کے معانی سے متعارف ہو سکیں ۔

2. سورۃ فصلت (حم سجدہ) میں بھی اللہ تعالیٰ نے ملحدین کے انجام کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"إِنَّ ٱلَّذِينَ يُلۡحِدُونَ فِيٓ ءَايَٰتِنَا لَا يَخۡفَوۡنَ عَلَيۡنَآۗ أَفَمَن يُلۡقَىٰ فِي ٱلنَّارِ خَيۡرٌ أَم مَّن يَأۡتِيٓ ءَامِنٗا يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۚ ٱعۡمَلُواْ مَا شِئۡتُمۡ إِنَّهُۥ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٌ۔"[x]

" بے شک وہ جو الحاد کرتے ہیں ہماری آیات میں نہیں وہ چھپ سکتے ہم پر کیا پھر وہ جو ڈالا جائے گا آگ میں بہتر ہے یا وہ جو آئے گا امن میں دن قیامت کے عمل کرو جو چاہو تم بےشک وہ اسے جو تم عمل کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔"

ابن کثیر سورۃ فصلت کی آیت نمبر 40 کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

" الحاد کے معنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلام کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ کے مروی ہیں اور قتادہ ؒ وغیرہ سے الحاد کے معنی کفر و عناد ہیں ۔ا للہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ملحد لوگ ہم سے مخفی نہیں ۔ ہمارے اسماء و صفات کو ادھر ادھر کر دینے والا ہماری نگاہوں میں ہیں انہیں ہم بد ترین سزائین دیں گے۔" [xi]

3. سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ الحاد کا تعارف بیان کرتے ہیں اور ملحدین کے انجام کے بارے میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ ٱلَّذِي

جَعَلْنَـٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلْعَـٰكِفُ فِيهِ وَٱلْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ" xii

" بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور وہ روکتے ہیں اللہ کے راستے سے اور مسجدِ حرام سے وہ جو بنایا ہم نے اسے لوگوں کے لیے یکساں /برابر ہے رہنے والا اس میں اور باہر سے آنے والا اور جو کوئی ارادہ کرے گا اس میں الحاد/ کج روی کا ساتھ ظلم کے ہم چکھائیں گے اسے عذاب میں سے دردناک۔"

ان آیات میں ابن کثیر ملحدین کے افعال کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے عذاب بیان کرتے ہیں ۔ ان کی تفسیر کے مطابق جو لوگ مسلمانوں کو مسجد حرام سے اور وہاں احکام حج ادا کرنے سے روکتے ہیں وہ الحاد کے مرتکب ہوتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ ضرور عذاب دیں گے۔xiii

د) حدیث نبوی ؐ کی روشنی میں الحاد کا تعارف:

جس طرح قرآنِ کریم میں الحاد سے متعلق ذکر ہے اسی طرح احادیث شریف میں بھی الحاد کا ذکر موجود ہے اور جس طرح قرآنِ کریم میں توحید اور اس کے احکامات بیان ہوئے ہیں اور الحاد کا تعارف بیان ہوا ہے اسی طرح احادیث شریف میں الحاد کے مختلف مظاہر جیسے دین سے انحراف، شکوک و شبہات اور گمراہی سے خبردار کیا گیا ہے۔ اس بارے میں رسول اللہ ؐ ارشاد فرماتے ہیں:

" يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ، فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ:

مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ"

"شیطان انسان کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: یہ کس نے پیدا کیا؟ وہ کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ کہتا ہے:

تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہ وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگے اور اس خیال کو چھوڑ دے۔xiv"

اس حدیث میں رسول اللہؐ نے شیطانی وساوس کا ذکر کیا ہے کہ جس میں انسان کو ہی وسوسہ آتا ہے کہ انسان یہ سوچنے لگتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیداکیا؟ آگے ملحدین کی کتب میں بھی یہ تذکرہ آئے گا کہ کس طرح وہ بھی اسی بات پر سوال اٹھاتے ہیں کہ چلیں اس دنیا میں موجود ہر مخلوق کو تو خدا نے پیدا کیا ۔ اب بتائیں خدا کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اور یہی سوال انہیں مذہب سے دوری کی طرف لے جاتا ہے اور پھر انسان خدا کا انکاری ہو جاتا ہے۔ اسی لیے خدا سے متعلق

خیالات کا بغور جائزہ لینا چاہیے اور ایسے خیالات سے دوری اختیار کرنا ضروری ہے جو کہ ہمارے ایمان کی مضبوطی میں حائل ہوں۔

ہ) الحاد کی تاریخ

أ) قدیم الحاد: قدیم دور کے زیادہ تر لوگوں کا رجحان دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرنا تھا اور فطری ، عقلی اور یقینی طور پر خدا کے وجود کا تسلیم کیا جاتا تھا مگر ان دیوی دیوتاؤں کے خدا ہونے پر بہت سے سوال اٹھا ئے گئے اسی لیے اس قدیم الحاد کے دور کو تشکیک کا دور بھی کہا جاتا ہے۔ اس تشکیک کی سب سے بڑی وجہ دیوی دیوتاؤں کی تخلیق تھی جو کہ متعلقہ لوگوں کے عقائد پر سوالیہ نشان تھی۔ قدیم عہد کے مختلف فلسفیوں نے ان دیوتاؤں کے وجود پر سوال اٹھائے جن میں Protagoras[1] and Epicurus[2] شامل ہیں ۔

ب) قرونِ وسطیٰ کا دور: اس دور میں الحاد کا رجحان نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ اس دور میں عیسائیت اور دینِ اسلام پر عمل کرنے والی شخصیات کی تعداد زیادہ تھی اور بہت ہی کم لوگ ایسے تھے جو کہ مذہب یا خدا کے انکاری تھے۔

ج) نشاۃ ثانیہ کا دور:

یورپی علوم اور تہذیبی بحالی کو نشاۃ ثانیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ عہد 14 صدی عیسوی سے 17 صدی عیسوی تک کا عہد ہے کہ جس میں انسانی عقل کو مرکزیت عطا کی گئی اور یورپ کا رجحان اب کلیسا کے پوپ کی اندھی تقلید سے نکل کر عقل کے استعمال کی طرف ہوا اور انسانی عقل کو استعمال کر کے نئے نظریات کی تخلیق کی گئی اور مذہب میں بھی عقل کو دخل دیا جانے لگا اور یورپی اقوام نے مذہب کے روایتی رجحانات پر سوال اٹھانا شروع کر دیے۔ اس دور کو ہم الحاد کا باقاعدہ آغاز تو نہیں کہہ سکتے مگر اس دور کے اقدامات نے آگے الحاد کو جنم دیا۔

د) سائنسی اور مادی الحاد کا دور:

یہ دور 17ویں صدی عیسویں سے 20ویں صدی عیسویں پر مشتمل ہے جس میں سائنسی علوم میں بہت زیادہ ترقی ہوئی اور نیوٹن کا قانون فطرت اور ڈارون کا ارتقائی نظریہ پیش کیا گیا ۔ اب علم کی بنیاد وحی سے ہٹ کر انسانی عقل قرار پائی اور انسان کی تمام تر توجہ مادی ترقی کی طرف ہوگئی اور انسان کا تعلق مذہب سے کٹ کر رہ گیا اور انسانی رخ سیکولرزم کی طرف ہوگیا کہ جس میں مذہب انسان کے گھر کے درودیوار تک صرف عبادات کی حد تک ہی محدود ہوگا اور انسانی

---

[1] Protagoras was a pre-Socratic Greek philosopher and rhetorical theorist.

[2] Epicurus was an ancient Greek philosopher who founded Epicureanism, a highly influential school of philosophy. He believed that God exists but he does not involve in human affairs.

زندگی سے متعلق معاشی، معاشرتی، عائلی ، بین الاقوامی اور بہت سے مسائل کا حل اب عقل فراہم کرے گی۔ اس دور سے باقاعدہ الحاد نے رفتار پکڑی اور پھر دن بدن اس میں ترقی ہوتی گئی۔

ہ) **جدید اور عصری الحاد:**

یہ عہد 20ویں سے 21ویں صدی پر مشتمل ہے جسے New Athiesm کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جس میں الحاد کو بہت سی اقوام میں مرکزیت حاصل ہوئی اور الحادی گروپس اور اشخاص نے باقاعدہ طور پر مختلف میڈیا پلیٹ فورمز کر استعمال کر کے مذہب کو اپنا نشانہ بنایا اور عام عوام کو مذہب سے دور کرنا شروع کر دیا اور اپنے اس مقصد میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ اس ضمن میں ملحدین نے کتب تصنیف کیں، سوشل میڈیا کیمپینز کو استعمال میں لایا گیا اور بہت سے دوسرے ہتھکنڈے استعمال کر کے دنیا کی بہت سی اقوام کو مذہب بیزار اور مادہ پرست بنا دیا۔

عصر حاضر کے الحاد سے متعلق افکار اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا جائزہ

عصر حاضر میں بہت سے ملحدین نے الحاد سے متعلق اپنے افکار بیان کیے ہیں جس کا باقاعدہ طور پر اثر پوری دنیا میں مختلف اقوام پر پڑا ہے اور جو چیز سب سے زیادہ دیکھنے میں آئی ہے وہ لوگوں کی مذہب سے بیزاری ہے ۔ اسی وجہ سے بہت سے لوگوں کا رجحان مذہب سے دوری ہے۔ اب مذہب سے دوری کی وجہ سے معاشرے پر نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر بھی اثرات مرتب ہونگے اور اگر انسان ہر چیز میں اپنی من مانی کرنا شروع کر دیں گے تو دنیا بہت جلد تباہی کی طرف گامزن ہو جائے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ انسانی عقل محدود ہے اور انسانی عقل پر انحصا ر کرکے انسان بہت سے نقصانات کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس وہ ہستی جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اس لائق ہے کہ اس کے بنائے ہوئے اصولوں پر عمل کیا جاسکے کیونکہ جس ہستی نے ہمیں تخلیق کیا ہے وہ جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں ہے۔ اس لیے الحاد سے متعلق ان افکار کے بارے میں تحقیق اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا جائزہ لینے کی اشد ضرور ت ہے تاکہ افراد میں بڑھتی ہوئی مذہب بیزاری کا سد باب کیا جاسکے۔ اس ضمن میں ان شہرت یافتہ ملحدین کی تصانیف کا انتخاب کیا گیا ہے جو کہ مغربی معاشرے میں اپنا ایک مقام رکھتی ہیں اور جس کا باقاعدہ اثر مشرقی دنیا پر پڑتا ہے۔ ان میں مندرجہ ذیل مصنفین اور ان کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

1. رچرڈ ڈاکنز کی کتاب ‘ The God’s Delusion’
2. سیم ہیرس کی کتاب ‘ The End of Faith’
3. کرسٹوفر ہچنز کی کتاب ‘ The God is Great’
4. ڈینئیل ڈینیٹ کی کتاب ‘ Breaking the spell; Religion as a natural phenomenon’

5. سٹیفن ہاکنگ کی کتا ب ' The Grand Design '
6. لارنس کراس کی کتاب ' A Universe from nothing '

ان ملحدین کی تصنیفات کا جائزہ لینے کے بعد بہت سے حقائق ہمارے سامنے آئے ہیں اور ان حقائق کا ایک مختصر مگر جامع خلاصہ بیان کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ملحدین کے بنیادی افکار کا علم ہمیں ہو سکے اور اسلام کی روشنی میں بھی اسے پرکھا جا سکے۔ ملحدین کے وہ افکار درج ذیل ہیں:

أ) **خدا کا حسی ادراک کرنا نہایت ضروری ہے:**

مختلف ملحدین کی کتب اور زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ ان میں سے تقریباً تمام ملحدین سائنس کے ماہرین ہیں جو کہ فزیکل ، کیمیکل یا بائیلوجیکل سائنسز میں پی۔ ایچ۔ ڈیز کر رہے ہیں اور وہ مشاہدات پر یقین رکھنے والی شخصیات ہیں۔ ا ن کا سائنس سے متعلق مطالعہ کافی زیا د ہ ہے۔ اب چونکہ سائنس کی بنیاد ہی مشاہدہ پر ہے۔ اسی لے سائنسدان ہر حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے وہ خدا کا یقین بھی تب کریں گے جب وہ خدا کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ اسی لیے وہ خداکی موجودگی پر یقین نہیں رکھتے۔ اسی بارے میں رچرڈ ڈاکنز اپنی کتاب 'The God's Delusion' میں اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں:

> "A quasi-mystical response to nature and the universe is Among scientists and rationalists. It has no connection with supernatural belief."[xv]

رچرڈ ڈاکنز کے مطابق کائنات میں جتنی بھی مخلوقات ہمیں نظر آتی ہیں ان کا تعلق سائنس کے ساتھ ہے کیونکہ ان مخلوقات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہمارا سارا دھیان سائنس کی طرف ہی چلا جاتا ہے نہ کہ خدا کی طرف یعنی اس دنیا میں جتنی بھی مخلوقات موجود ہیں انہیں سائنس ہی منظر عام پر لائی ہے ۔ اب یہاں پر یہ سوا ل ہمارے ذہنوں میں آتا ہے کہ ان مخلوقات کی تسخیر تو سائنس نے کی ہے لیکن ان کی پیدائش اور وجود کا تعلق کس کے ساتھ ہے۔ اس بارے میں ' ماہر القادری ' اپنی کتاب 'خدا اور کائنات ' میں اسی سوال سے متعلق توجیہ بیان کرتے ہیں:

"تم کسی کمرے میں بیٹھے ہوئے ہو، جس میں میز ، کرسیاں اور سوفے قرینے کے ساتھ بچھے ہوئے ہیں۔ دروازوں پر خوشنما ء پردے لٹک رہے ہیں، محرابوں پر خوشنماء بیلیں چڑھی ہوئی ہیں۔ بجلی کے قمقمے جگ مگ کر رہے ہیں، جابجا ء تصویریں ، نقشے اور حسین کیلینڈ ر آویزاں ہیں۔ قالین کے گل بوٹے بہار دے رہے ہیں اور دروازوں میں پا انداز پڑے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص دریافت کرتا ہے ، " بھئی ! بتاؤ تو سہی یہ کمرہ کس نے سجایا ہے۔" دوسرا شخص جواب دیتا ہے : " کسی نے نہیں سجایا، یہ تو خو د بخود اتفاقی طور پر سج گیا ہے۔" اس جواب کو سنکر اہل محفل قہقہہ لگاتے ہیں اور جواب دینے کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یا تو یہ شخص جان بوجھ کر مذاق یا ہٹ دھرمی کر رہا ہے یا پھر اس

کے دماغ کی چولیں ڈھیلی ہو گئی ہی اور عقل میں فتو ر پڑگیا ہے ۔ جواب دینے والا خواہ کتنا ہی بڑا عالم مشہو ر و مقبول ادیب و افسانہ نگار اور صف اول کا انقلابی شاعر ہی کیوں نہ ہو، اس کے متعلق یہ ہی دورائیں قائم کی جائیں گی جو ابھی ابھی اوپر بیان ہوئی ہیں۔"[xvi]

ماہر القادری جو توجیہ یہاں بیان کر رہے ہیں وہ بالکل بجا ہے کہ اگر کوئی بھی شخص کائنات کے متعلق یہ توجیہ بیان کرے کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آگئی اور سائنس اس کی تسخیر کی وجہ بنی مگر اس کی ابتداء کے متعلق انسان نابلد ہے تو یہ بات عقل کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔

مذہب سے متعلق تحقیق لازمی ہے

ملحدین کے مطابق بہت سی اقوام مذہب کی اتنی تکریم کرتی ہیں کہ وہ مذہب سے متعلق جو بات بھی سنتی ہیں وہ اس کی تکریم اور عمل دونوں کرنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ان کے مطابق مذہب کی تکریم کی وجہ سے مذہب کی تحقیق نہیں کی جاسکتی اور مذہب سے متعلق کسی بھی بات پر عمل کرنا مختلف اقوام کا خاصہ بن چکا ہے۔ اس بارے میں رچرڈ ڈاکنز اپنی کتاب ‘The God’s Delusion’ میں لکھتے ہیں:

> “Religion . . . has certain ideas at the heart of it which we call sacred or holy or whatever. What it means is, 'Here is an idea or a notion that you're not allowed to say anything bad about; you're just not. Why not? - because you are not!' If somebody votes for a party that you do not agree with, you're free to argue about it as much as you like; everybody will have an argument but nobody feels aggrieved by it. If somebody thinks taxes should go up or down you are free to have an argument about it. But on the other hand, if somebody says 'I mustn't move a light switch on a Saturday', you say, 'I respect that.”[xvii]

یہاں ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ دین سے انحراف کرنے والے بعض اشخاص کی انحراف کرنے کی وجہ ان کا ان اقوام کا مشاہدہ کرنا ہوتا ہے جو کہ مذہب کی اتنی تکریم کرتی ہیں کہ انہیں مذہب کے بارے میں جو بات بھی بتا دی جائے وہ اُس بات پر آنکھ بند کر کے عمل کرنا شروع کر دیتی ہیں اور مذہب کا عمیق مطالعہ کرنا ان کے ہاں ایک ناممکن سی بات سمجھی جاتی ہے۔

اسی لیے ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو کہ دینِ اسلام کا عمیق مطالعہ و تحقیق میں ہمہ وقت مصروف ہوں تاکہ صحیح اور تحقیق یافتہ دین پر عمل کیا جاسکے نہ کہ دین سے متعلق سنی سنائی باتوں کو ہی زندگی کا محور و حصہ بنا لیا جائے ۔

دین کے علم کے حصول کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

> "وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةًؕ-فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ "[xviii]
>
> "اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اورجب اِن کی طرف واپس آئیں تووہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ ڈر جائیں ۔"

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ دین سے متعلق علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ دین قبول کرنے یا نہ قبول کرنے سے متعلق خود ہی فیصلہ کیا جاسکے۔

تیسری اور سے اہم بات یہ ہے کہ رچرڈ ڈاکنز کا ماننا بالکل درست ہے کہ بہت سے اقوام بغیر علم کے سنی سنائی باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیتی ہیں جس سے نہ صرف ان کے نفس کو بلکہ معاشرے کو بھی اس نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس لیے دین کے معاملہ میں تحقیق نہایت لازمی ہے ۔ ا س سے نہ صرف ہم خود بدلیں گے بلکہ پورے معاشرے کو بدلنے میں آسانی ہوگی۔

ب)**<u>دنیا میں فساد کا سبب مذہب ہی ہے</u>**

بہت سے ملحدین یہ گمان کرتے ہیں کہ دنیا میں جتنا بھی فساد ہے وہ صرف اور صرف مذہب کی وجہ سے ہے ۔ ان کے مطابق اگر مذہب کو اس دنیا سے ختم کر دیا جائے تو فساد ختم ہو سکتا ہے ۔ اس بارے میں سیم ہیرس اپنی کتاب 'The End of Faith' میں بیان کرتے ہیں:

> "Intolerance is thus intrinsic to every creed. Once a person believes_ really believes_ that certain ideas can lead to eternal happiness, or to its antithesis, he cannot tolerate the possibility that the people he loves might be led astray by the blandishments of unbelievers." [xix]

ترجمہ: ""یوں عدمِ برداشت ہر عقیدے کا ایک لازمی جزو ہے۔ جب کوئی شخص یہ یقین کر لیتا ہے—اور واقعی پختہ یقین کر لیتا

ہے—کہ کچھ مخصوص خیالات اسے ابدی مسرت یا اس کے بالکل برعکس انجام سے ہمکنار کر سکتے ہیں، تو وہ اس امکان کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ جن لوگوں سے وہ محبت کرتا ہے، وہ کہیں کافروں کے فریبِ نظر یا خوشنما باتوں میں آ کر راہِ راست سے بھٹک نہ جائیں۔"

سیم ہیرس کے مطابق اس دنیا میں جتنا بھی فساد ہے وہ مذہب کی وجہ سے ہی ہے ۔ مگر تاریخ اور مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم یہ جاننے کے قابل ہوں گے کہ عمومی طور پر تمام مذاہب فساد سے روکتے ہیں۔ تورات میں کتاب خروج میں فساد سے رکنے کا حکم دیا گیا ہے:

"تو قتل نہ کرنا۔"[xx]

انجیل متّٰی میں بھی فساد سے روک تھام کا ہی ذکر کیا گیا ہے جس کا ذکر درج ذیل ہے:

"مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔"[xxi]

قرآنِ کریم میں سورۃ الاعراف میں بھی اللہ تعالیٰ فساد سے رکنے کا حکم فرماتے ہیں :

"وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"[xxii]

"اور نہ تم فساد کرو زمین میں اصلاح کرنے کے بعد۔"

جبکہ خصوصی طور پر دینِ اسلام میں فساد کو بہت زیادہ ناپسند کیا گیا ہے۔ تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام ادیان ہی فساد کی نفی کرتے ہیں تو دین ہی کی وجہ سے فساد برپا کیوں ہو رہا ہے ۔ یہاں ہمارے لیے یہ بات سمجھنے کی ہے کہ انسان اپنی تخریبی فطرت کا استعمال دین میں بھی کر رہے ہیں ۔ سب سے پہلے تو دین میں تحریف ان کا خاصہ ہے اور دوسری طرف دین سے انسان ہی مختلف فرقے اسی تحریف کی بنا پر بنا لیتے ہیں اور پھر مختلف فرقوں سے برسر پیکار رہتے ہیں تاکہ ان کے فرقے کو موجودہ معاشرے میں بہترین فرقہ قرار دیا جائے ۔ اسی وجہ سے ماضی میں بہت سی جنگیں ہوئیں جس کے نتیجے میں قتل و غارت اور فساد بر پا ہو ااور لوگوں نے اپنے مذہب کی سر بلندی کے لیے دوسرے مذہب کے لوگوں کو

صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوششیں کیں جس کی وجہ سے بہت سی جانوں کا ضیاع ہوا۔

ج) **دین کے علم کا حصول:**

ہمارے معاشرے میں دین کا علم حاصل کیا جاتا ہے یعنی بچوں کی بہت سی تعداد کو قرآنِ کریم عربی میں پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور کچھ دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں جن دعاؤں کا مطلب ان بچوں کو کبھی بھی معلوم نہیں ہو تا اور ساری زندگی وہ بچے انہیں دعاؤں اور سورتوں کو اس کا معنی سمجھے بغیر پڑھتے ہیں۔ دوسری طرف اگر دینِ اسلام کو دیکھا جائے تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ بچپن میں بچے کو قرآن پڑھنا سکھا دیا جائے اور کچھ دعائیں سکھا دی جائیں بلکہ دین تو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی فرماتا ہے اور چونکہ انسان کو ہر پل رہنمائی کی ضرورت ہے تو انسان کو ہمیشہ رہتی ہے۔ اسی لیے دین ہی رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ آپ نے ہر کام کس طرح سرانجام دینا ہے ۔

اب ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم اگر ملحدین کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں تو ان کی کتب سے صرف منفی نکات کا ہی جائزہ لیا جائے ۔ سیم ہیرس بھی اپنی کتاب میں اسی بارے میں لکھتے ہیں :

> "Unless the core dogmas of faith are called into question—i.e., that we know there is a God, and that we know that what he wants from us—religious moderation will do nothing to lead us out of the wilderness."[xxiii]

سیم ہیرس کے مطابق دین کا علم یا مذاہب کا غیر جانبدارانہ مطالعہ نہایت ضروری ہے تاکہ مذاہب کے بارے میں علم حاصل کیا جاسکے اوراس سے رہنمائی حاصل کی جاسکے مگر ہم دین کو بالکل مختلف طریقے سے لیتے ہیں اور ا س پر عمل کرنے میں ہم بہت زیادہ سستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ا للہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں :

"وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةًؕ-فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ۠۔"[xxiv]

" اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اورجب اِنکی طرف واپس آئیں تووہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ ڈر جائیں ۔"

اللہ تعالیٰ بھی قرآنِ کریم میں ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم دین کے بارے میں پوری زندگی اپنے روز مرہ کی مصروفیات کے کے ساتھ ساتھ علم حاصل کرتے رہے تاکہ ہمیں جب بھی کسی چیز میں رہنمائی کی ضرورت ہو تو ہم رہنمائی آسانی سے حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ سور ۃ ص میں ارشاد فرماتے ہیں :

"كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ"

" (یہ قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور وفکر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں۔"[xxv]

یعنی دین میں غوروفکر کرنے کی ضرورت ہر روزانہ کی بنیادوں پر انسان کو ہونی چاہیے تاکہ انسان دین سے اپنی رہنمائی حاصل کر سکے۔

د) **خلاصہ:**

ملحدین کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم ان نتیجے پر پہنچے ہیں کہ :

1. اپنی زندگی میں تبدیلی لانے اور دوسروں کی زندگیوں کو بدلنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے عقائد کی طرف توجہ دے کیونکہ یہی عقائد انسان کو اعمال کی طرف راغب کرتے ہیں جن سے انسان نہ صر ف اپنی بلکہ دوسرے لوگوں کی زندگی میں بھی تبدیلی لاسکتا ہے۔ اسی لیے اس امر کے بارے میں خود سے سوال پوچھنا نہایت ضروری ہے کہ آیا میں کس ہستی پر یقین رکھتا ہوں اور کس کے احکامات پر عمل کرتا ہوں؟ کیا یہ احکامات مجھے اس دنیا اور آخر ت میں کامیابی کی طرف راغب کرنے والے ہیں یا نہیں۔ اس لیے ترجیحی بنیادوں پر عقیدہ توحید کی مضبوطی کے لیے اقدامات کرنا یعنی ملحد ہونے کی صورت میں مذہبی کتابوں کا مطالعہ ، مذہبی لیکچرز سننا اور اس سے متعلق اہم کتابوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔
2. الحاد کا معنی دین سے انحراف اختیار کرنا ہے یعنی دین کو مکمل طور پر چھوڑ دینا ہے اور ایک خدا پر یقین سے متعلق شکوک و شبہات کا اختیار کرنا ہے۔ الحاد

کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ہمارے سامنے آئے گی کہ تاریخ میں مختلف اقوام خدا کی عبادت کیا کرتی تھی اور خدا کی ہستی سے ان اقوام نے بالکل کنارہ کشی اختیار نہیں کی تھی ۔ وہ بہت سے خداؤں کو ماننے والے تھے مگر مذہبی ارتقاء کے بعد لوگوں نے خدا کی نفی اختیار کرنا شروع کر دی اور اس کی سب سے بڑی وجہ مادہ پرستانہ نظام زندگی ہے۔

3. مندرجہ بالا ملحدین کی کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ہمارے ذہن میں آتی ہے کہ یہ تمام ملحدین سائنس کے مطالعہ سے کسی نہ کسی طرح منسلک ہیں اور صرف ان چیزوں پر یقین رکھنے والے ہیں کہ جن کو وہ اپنے حواس سے محسوس کر سکیں ۔سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ اسّی فیصد ایسے ملحدین ہیں جو کہ سائنس کے میدان میں اعلیٰ مقام حاصل کر چکے ہیں۔ اگر ہمارا سائنس سے تعلق ہے تو اسی تعلق کو ہم استعمال کر کے ہم خالقِ کائنات سے اپنا ایک بہترین تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ اس کائنات کے حقائق سے جتنے سائنسدان واقفیت رکھتے ہیں اتنا کوئی بھی ان سے واقفیت نہیں رکھتا اور انہی حقائق کا مطالعہ کر کے انسان ان کے بنانے والے سے اور زیادہ عقیدت رکھنے لگتا ہے۔

4. رچرڈ ڈاکنز اس مقالہ میں شامل کیے گئے پہلے ملحد ہیں جو کہ علمِ حیوانیات کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں ۔ ان کے مطابق کائنات کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی انسان کائنات کی حقیقتوں کو دیکھ کر ہی خدا پر ایمان لے آئے ۔ پھر وہ مذہب کودی جانے والی غیر معمولی تعظیم کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ تو یہ ایک فطری حقیقت ہے کہ انسان جب کائنات کے اسرار و رموز کے بارے میں جانتا ہے تو اس کا دل اس بات کو ماننے لگتا ہے کہ ہاں اس کائنات کو بنانے والی کوئی ہستی ہے کہ جس نے اس غیر معمولی کائنا ت کو بنایا ہے ۔ دوسری طرف مذہب کی تعظیم بہت ضروری ہے تاکہ خدا اور اس کے احکامات سے متعلق کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو کہ اصولوں کے خلا ف ہو۔ دوسری طرف مذہب کی تعظیم اتنی نہ بڑھ جائے کہ وہ مذہب کا مطالعہ کرنے میں آڑ بن جائے جیسا کہ تاریخ میں مختلف مذاہب کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا ہے۔

5. سیم ہیرس بھی اس مقالے میں شامل ایک ملحد ہیں جنہوں نے علمِ نفسیات میں پی ۔ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے ۔ سیم ہیرس کا کہنا ہے کہ ایک مذہب پر عمل کرنے والے شخص کے دل میں دوسری مذہب کے لیے عدم برداشت پید ہو جاتا ہے اور وہ قرآن کو الہامی کتاب تصور نہیں کرتے۔ ا ن کی یہ بات تو بالکل درست ہے کہ اگر آپ ایک مذہب پر یقین کرتے ہیں تو دوسری مذاہب کا احترام کرنا بھی لازماً

ضروری ہے اور صرف سائنسی حقائق کی جانچ پڑتا ل سے ہی یہ حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے۔

حوالہ جات:

---

i صلاح الدین یوسف، **احسن البیان** ، (دار الاسلام پبلشرز، لاہور، 2008ء)، ج:1، ص: 469۔

ii مالوف ، لوئیس، **المنجد** ،(مکتبہ العلم، لاہور، 1975ء)، ج: 1، ص: 914۔

iii بلیاوی ، عبد الحفیظ، **مصباح اللغات**،(مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 1999ء) ج: 1، ص : 736

iv محمد سلیم، **اسلام، الحاد اور سائنس**، (الفرقا ن پبلشرز، لاہور، سن ندارد)، ج: 1، ص : 11

v Syed Mukhtar ud din, **Athiesm to Islam**, Vol: 1, Pg: 9

vi ایضاً

vii Dr. Haitham Tal'at, **Atheism and Islam Face to Face,** (Rabwah Association), Vol:1, Pg:9

viii Hamza Andreas Tzortzis, **The Divine Reality,** (FB Publishing House, US,2016), Vol: 1, Pg: 27

ix ابن کثیر، عماد الدین ، **تفسیر ابن کثیر** ، (مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2006ء)ج: 9، ص: 354

x القرآن ، **سورۃ الفصلت**: 40

xi ابن کثیر، عماد الدین، **تفسیر ابن کثیر**،(مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2006ء)، ج: 24، ص:167

xii القرآن ، **سورۃ الحج** : 25

xiii ابن کثیر، عماد الدین، **تفسیر ابن کثیر**، (مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2006ء)، ج 17، ص 289

xiv بخاری، محمد بن اسماعیل،**الجامع الصحیح** ، کتاب بدء الخلق، باب صفہ ابلیس وجنودہ،(دار الکتب العملیہ، بیروت، 2020ء)، حدیث نمبر 3276

xv Dawkins, Richard, **The God's Delusion**, (Bantam Press, London), 2006, Vol: 1, Pg: 18

xvi قادری، ماہر، خدا اور کائنات، (ادارہ اشاعت اردو، حیدر آباد (دکن) ، 1944ء ج: 1، ص : 8

[xvii] Dawkins, Richard, **The God's Delusion**, (Bantam Press, London), 2006, Vol: 1, Pg no: 20

[xviii] القرآن، **سورة التوبہ**، 122

[xix] Harris, Sam, **The End of Faith**, (Norton Paper back, US, 2005) 2004, Vol: 1, Pg: 13

[xx] تورات، کتاب الخروج، 20:13

[xxi] انجیل متّٰی، 5:9

[xxii] القرآنِ الکریم: سورۃ الاعراف، آیت نمبر 56

[xxiii] Harris, Sam, **The End of Faith,** (Norton Paper back, US, 2005), 2004, Vol:1, Pg: 21

[xxiv] القرآنِ الکریم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر 122

[xxv] القرآن الکریم، سورۃ ص، آیت نمبر 29

References in Roman

1. Salahuddin Yousuf, **Ahsan-ul-Bayan**, (Dar-ul-Islam Publishers, Lahore, 2008), Jild: 1, Safha: 469.
2. Maaluf, Louis, **Al-Munjid**, (Maktaba Al-Ilm, Lahore, 1975), Jild: 1, Safha: 914.
3. Balyawi, Abdul Hafeez, **Misbah-ul-Lughat**, (Maktaba Qudoosiyah, Lahore, 1999), Jild: 1, Safha: 736.
4. Muhammad Saleem, **Islam, Ilhad aur Science**, (Al-Furqan Publishers, Lahore, San-e-Nashar Darj Nahin), Jild: 1, Safha: 11.
5. Syed Mukhtar-ud-Din, **Atheism to Islam**, Vol: 1, Pg: 9.
6. Syed Mukhtar-ud-Din, **Atheism to Islam**, Vol: 1, Pg: 9.
7. Dr. Haitham Tal'at, **Atheism and Islam Face to Face**, (Rabwah Association), Vol: 1, Pg: 9.
8. Hamza Andreas Tzortzis, **The Divine Reality**, (FB Publishing House, US, 2016), Vol: 1, Pg: 27.
9. Ibn Kathir, Imad-ud-Din, **Tafseer Ibn Kathir**, (Maktaba Qudoosiyah, Lahore, 2006), Jild: 9, Safha: 354.
10. Al-Quran, **Surah Fussilat**: 40.
11. Ibn Kathir, Imad-ud-Din, **Tafseer Ibn Kathir**, (Maktaba Qudoosiyah, Lahore, 2006), Jild: 24, Safha: 167.
12. Al-Quran, **Surah Al-Hajj**: 25.
13. Ibn Kathir, Imad-ud-Din, **Tafseer Ibn Kathir**, (Maktaba Qudoosiyah, Lahore, 2006), Jild: 17, Safha: 289.
14. Bukhari, Muhammad bin Ismail, **Al-Jami' al-Sahih**, Kitab Bad' al-Khalq, Bab Sifat Iblis wa Junoodihi, (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyah, Beirut, 2020), Hadith No. 3276.
15. Dawkins, Richard, **The God Delusion**, (Bantam Press, London), 2006, Vol: 1, Pg: 18.
16. Qadri, Mahir, **Khuda aur Kainat**, (Idara Ishaat-e-Urdu, Hyderabad Deccan), 1944, Vol: 1, Pg: 8.
17. Dawkins, Richard, **The God Delusion**, (Bantam Press, London), 2006, Vol: 1, Pg: 20.
18. Al-Quran, **Surah At-Tawbah**, 122.
19. Harris, Sam, **The End of Faith**, (Norton Paperback, US), 2005, Vol: 1, Pg: 13.
20. **Taurat, Kitab Al-Khuruj**, 20:13.
21. **Injeel, Matthew**, 5:9.
22. **Al-Quran Al-Kareem, Surah Al-A'raf**, Ayat No. 56.

23. Harris, Sam, **The End of Faith**, (Norton Paperback, US), 2004, Vol: 1, Pg: 21.
24. **Al-Quran Al-Kareem, Surah At-Tawbah**, Ayat No. 122.
25. **Al-Quran Al-Kareem, Surah Saad**, Ayat No. 29.